



## سوال

(521) چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آدمی کاپنے نکاح میں چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کا کیا حکم ہے؟ دلائل کے ساتھ وضاحت فرما کر ہمیں فائدہ پہنچانے کیونکہ ہمیں اس کی اشد ضرورت ہے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آدمی کے لیے ایک سے زیادہ چار تک بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے بشرطیکہ اسے اپنے دل میں وثوق ہو کہ وہ اپنی بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کر سکے گا اور ظلم سے بچا رہے گا۔ لیکن اس پر چار سے زیادہ بیویاں اپنے نکاح میں کرنا حرام ہے

دلیل اس کی کتاب اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لہجہ امت ہے۔

جہاں تک کتاب اللہ سے اس کے جواز کی دلیل ہے تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَقِيطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكحُوا مِمَّا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ثَلَاثًا وَرُبْعًا فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ... ۳ ... سورة النساء

"اور اگر تم ڈرو کہ یتیموں کے حق میں انصاف نہیں کرو گے تو (اور) عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو دو سے اور تین تین سے اور چار چار سے۔"

پھر اگر تم ڈرو کہ عدل نہیں کرو گے تو ایک بیوی سے یا جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہیں (یعنی لونڈیاں)۔"

پس اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص کو اجازت دی ہے جو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کہ وہ (جس ظلم کرنے کا ڈرنہ ہو) چاہے تو دو شادیاں کر لے چاہے تو تین کر لے اور اگر چاہے تو چار شادیاں کر لے مگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کو چار سے زیادہ کرنے کی اجازت نہیں دی شرمگاہوں میں اصل حرمت ہے لہذا وہ انہی حدود کے اندر رہ کر جائز ہیں جو اللہ نے بیان کی ہیں اور جس کی اجازت دی ہے اور اللہ نے چار بیویوں سے زیادہ کو جمع کرنے کی اجازت نہیں دی پس جو ان سے زائد ہوں گی وہ اصل حرمت پر باقی رہیں گی۔

رہاسنت سے اس کا ثبوت تو وہ یہ ہے جس کو ابو داؤد و رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ نے قیس بن حارث سے روایت کیا ہے کہ قیس نے بیان کیا جب میں مسلمان ہوا تو میرے نکاح میں آٹھ عورتیں تھی۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس مسئلے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



"اختیار مثنیٰ اربعاً" [1] "ان میں سے چار کا انتخاب کر لے۔"

نیز وہ روایت جس کو احمد رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ غیلان ثقفی نے اسلام قبول کیا تو ان کے پاس زمانہ جاہلیت میں دس بیویاں تھیں جو کہ ان کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر کے رکھ لو۔ [2] اس روایت کو ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین آئمہ اربعہ اور تمام اہل سنت والجماعت کا اس پر قولاً اور عملاً اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی آدمی کے لیے اپنے نکاح میں چار سے زیادہ بیویاں رکھنا جائز نہیں ہے لہذا جس نے اس کی رغبت کی اور چار سے زیادہ بیویوں کو اپنے نکاح میں جمع کیا بلاشبہ اس نے کتاب اللہ اور سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور اہل سنت والجماعت سے علیحدہ ہو گیا (سعودی فتویٰ کمیٹی)

[1] - صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2241)

[2] - صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (1128)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 466

محدث فتویٰ